ابوسفیان تائبؔ (حاصل پور)

کیا یو کے ہے ' کیا یو ایس اے

خون مسلم کی یہ دنیا میں جو ارزانی ہے
کیوں بھلا آج یہ کفار کی من مانی ہے

چیخیں مظلوموں کی سن کر بھی ہوئے ہم بہرے
اپنے حکام تو کفار کے نوکر ٹھہرے

روحِ ایماں نہیں اک لاشۂ بے جان ہیں ہم
دیکھ لیں خود ہی کہ اب کیسے مسلمان ہیں ہم

اپنے اسلاف کو تاریخ کے آئینہ میں دیکھا ہے کبھی
اپنے ایمان کو قرآن کی آیات سے جانچا ہے کبھی

غور کر! بدر کا میداں تجھے بتلائے گا
کفر سے معرکہ کیونکر ہو ' یہ سمجھائے گا

تیری تکبیر سے تو رستم و سہراب بھی تھراتے تھے
قیصر و کسریٰ کے ایوان لرز جاتے تھے

بہتے دجلہ میں تو جب گھوڑوں کو دوڑاتا تھا
قصر ابیض☆ تیرے قدموں میں چلا آتا تھا

گر تو مومن ہے ' کیا یو کے ہے ' کیا یو ایس اے
ایک مومن نے ہی نمرود کو مروایا فقط مچھر سے

جذبۂ بدر و اُحد آج بھی گر پیدا کر
پھر اتر آئیں فلک سے بھی فرشتے تجھ پر

جھوٹی امیدوں سے رخ اپنا تو اب موڑ بھی لے
رب سے ٹوٹا ہے جو ناطہ اسے اب جوڑ بھی لے

باندھ لے سر پہ کفن ہاتھ میں قرآں لے کر
گھوم جا دنیا میں اب دعوتِ ایماں لے کر

اب اگر کوئی عدو تجھ سے یوں ٹکرائے گا
موم ہوگا ' یا وہ تلوار سے کٹ جائے گا

فاصلے نطق و قلب کے جو سمٹ جائیں گے
آج کے فرعون بھی نمرود بھی مٹ جائیں گے

جتنے ظالم ہیں کئے کی وہ سزا پائیں گے
جگ میں انصاف کے پرچم یونہی لہرائیں گے

ظلمتِ شب پہ شعاعِ نور کی جب چھائے گی
قلبِ تائبؔ پہ بھی انمول خوشی آئے گی

☆ شاہِ کسریٰ کا وائٹ ہاؤس

☆......☆......☆